عمرہ کے فضائل ومسائل
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عمرہ کے فضائل و مسائل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

عمرہ کے فضائل ومسائل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عمرہ کی تعریف

برادرانِ اسلام! اَیامِ حج (۸ تا ۱۲ ذی الحجہ) کے علاوہ سال بھر میں کسی بھی دن، مخصوص عبادات واَفعال (یعنی اِحرام، طواف، تَلبِیہ اور سعی وحَلق وغیرہ) کے ساتھ کعبۃ اللہ شریف کی زیارت کا نام "عمرہ" ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو رُوئے زمین پر کعبۃ اللہ شریف اور مکّہ مکرّمہ کے سوا کہیں اَور بجا نہیں لا سکتے!۔

مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ حج وعمرہ ادا کرنے کا حکم

عزیزانِ محترم! حج وعمرہ کو مکمل خشوع وخضوع، فرائض وواجبات اور شرائط کی پابندی کے ساتھ، بغیر سُستی وکاہلی کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾[1] "حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو!"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۹۶.

حج و عمرہ کی ادائیگی میں بنیادی فرق

حضراتِ گرامی قدر! عمرہ کو حجِ اصغر بھی کہتے ہیں، حج و عمرہ کی ادائیگی میں بنیادی فرق یہ ہے، کہ حج سال میں ایک ہی بار ہو سکتا ہے؛ کیونکہ میدانِ عرَفات میں عرَفہ کے دن، یعنی نویں ۹ذی الحجہ کو جانا، جو کہ حج میں فرض ہے[1]، یہ سال میں ایک ہی بار ممکن ہے، جبکہ عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے، اس کے لیے کوئی وقت معیّن نہیں[2]۔

عمرہ کے فضائل

حضراتِ ذی وقار! قرآن وحدیث میں حج کے ساتھ ساتھ عمرہ کی بھی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، عمرہ ایک ایسا نیک اور عظیم عمل ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآنِ کریم میں فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾[3] "تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے"۔

گناہوں کا کفّارہ

عزیزانِ مَن! عمرہ گناہوں کا کفّارہ اور بخشش کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «العُمْرَةُ إِلَى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا»[4] "دو ۲ عمروں کے درمیان کیے گئے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں"۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" حج کا بیان، حج کے فرائض، حصّہ ۶، ۱/ ۱۰۴۷، ملخصًا۔

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرہ، زیرِ آیت: ۱۵۸، ص۵۲۔

(۳) پ۲، البقرة: ۱۵۸.

(٤) "صحيح البخاري" باب وُجوب العمرة وفضلها، ر: ۱۷۷۳، صـ۲۸۵.

محتاجی سے نَجات

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! بار بار حج وعمرہ کا شرف، محتاجی، تنگدستی اور گناہوں سے نَجات کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ؛ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ»[1] "حج وعمرہ کرتے رہا کرو؛ کہ یہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دُور کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دُور کر دیتی ہے"۔

اللہ تعالی کے تین وفد اور مہمان

جانِ برادر! عمرہ کی سعادت پانے والوں کا شمار اللہ تعالی کے وفد (Delegation) اور مہمانوں میں ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَفْدُ الله ثَلَاثَةٌ: (١) الْغَازِي (٢) وَالْحَاجُّ (٣) وَالْمُعْتَمِرُ»[2] "اللہ کے تین وفد ہیں: (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، (۲) حج کرنے والے (۳) اور عمرہ کرنے والے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الْغَازِي فِي سَبِيلِ الله وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ الله، دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ»[3] "(۱) راہِ خدا میں جہاد کرنے والے (۲) حج کرنے والے (۳) اور عمرہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وفد (مہمان)

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ثواب الحجّ والعمرة، ر: ٨١٠، صـ٢٠٢.

(٢) "سُنن النَّسائي" باب فضل الحجّ، ر: ٢٦٢١، الجزء ٥، صـ١١٦.

(٣) "سنن ابن ماجه" باب فضل دعاء الحاجّ، ر: ٢٨٩٣، صـ٤٩٤.

ہیں، جب وہ باری تعالی انہیں اپنے پاس بلاتا ہے، تو وہ اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں، اور جب وہ اپنے رب سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا فرماتا ہے!"۔

رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

میرے محترم بھائیو! ماہِ رمضان میں عمرہ کا شرف، حضور نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت پانے کی مانند ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَعِي»[1] "رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے"۔

عمرہ کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی کا حکم

برادرانِ اسلام! بعض لوگ حج وعمرہ تو پابندی سے ادا کرتے ہیں، لیکن فرائض وواجبات کی ادائیگی میں سُستی اور کاہلی کا مُظاہرہ کرتے ہیں، ایسا کرنا کسی طَور پر مناسب نہیں؛ کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ نے ہمیں اس بات کی خاص طَور پر تاکید فرمائی، حضرت سیّدنا سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَحُجُّوا واعْتَمِرُوا، واسْتَقِيمُوا، يُسْتَقَمْ بِكُمْ!»[2] "نماز ادا کرو، زکات دو، حج وعمرہ کرو، اور ثابت قدم رہو، تمہیں استقامت دی جائے گی!"۔

بے حساب بخشش، مغفرت اور جنّت میں داخلہ

حضراتِ محترم! حج وعمرہ کی غرض سے سفر اختیار کرنے والے کی راستے میں موت، بے حساب بخشش، مغفرت اور جنّت میں داخلے کا باعث ہے، حضرت سیّدہ

---

(١) "صحيح مسلم" باب فضل العمرة في رمضان، ر: ٣٠٣٩، صـ٥٣٢.
(٢) "المعجم الكبير" باب، ر: ٦٨٩٧، ٧/ ٢١٦.

عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ خَرَجَ فِي هَذَا الْوَجْهِ لِحَجٍّ أَوْ لِعَمْرَةَ فَمَاتَ، لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ، وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ!»[1] "جو اس سمت (مکّہ مکرّمہ کی طرف) حج یا عمرہ کی نیّت سے نکلا، پھر راستے میں ہی مرگیا، تو اس سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا، نہ ہی اس کا حساب ہوگا، بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہوجاؤ!"۔

عمرہ والوں کے لیے چند ضروری آداب وہدایات

حضراتِ گرامی قدر! جو خوش نصیب عمرہ کی غرض سے حرمین شریفین کی طرف فوری رختِ سفر باندھنے کا ارادہ رکھتے ہوں، انہیں چاہیے کہ چند ضروری آداب وہدایات پیشِ نظر رکھیں:

(۱) عمرہ کی سعادت سے مقصود صرف رِضائے الٰہی ہو، شہرت، ناموری، دِکھاوا، اور سیر وتفریح جیسے شیطانی خیالات کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں۔ (۲) پنجگانہ نماز باجماعت سمیت، دیگر تمام فرائض وواجبات کی بھی پابندی کریں۔ (۳) جن لوگوں کے حقوق آپ کے ذِمّہ واجب الاداء ہوں انہیں ادا کریں، اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اگر کوئی سُستی یا کاہلی برتی ہو تو اس پر صاحبِ حق سے مُعافی مانگیں۔ (۴) رشتہ داروں اور عزیز واَقارب میں سے جو ناراض ہیں انہیں راضی کریں۔ (۵) اپنے اہل وعِیال کی ضرورتوں اور گھریلو اِخراجات کے لیے انہیں مناسب رقم دے کر جائیں؛ تاکہ آپ کی عدمِ مَوجودگی کے باعث انہیں کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (٦) روانگی سے قبل اپنی ضروری اَدویات کے ساتھ ساتھ سر درد، متلی، قَے، نزلہ، زکام، کھانسی اور بخار وغیرہ کی ٹیبلٹس (Tablets) بھی ساتھ

(۱) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ۵۳۸۸، ۵/ ۳۰۵.

رکھ لیں، تو بوقتِ ضرورت بہت کام آئیں گی۔ (۷) صرف اپنی ضرورت کے مطابق سفر کا سامان ساتھ لے جائیں، اور غیر ضروری سامان لے جانے سے گریز کریں۔ (۸) گھر سے ائیر پورٹ (Airport) کی طرف روانہ ہونے سے قبل اپنے ٹکٹ (Tickets)، پاسپورٹ (Passport)، شناختی کارڈ (Identity Card)، ہیلتھ سرٹیفکیٹ (Health Certificate) سمیت تمام ضروری کاغذات کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں؛ تاکہ بعد میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (۹) اپنے تمام صغیرہ کبیرہ گناہوں سے سچّی توبہ کریں، اس پر نَدامت کا اظہار کریں، اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر و دُرود اور اِستغفار میں گزاریں۔

سفرِ حج و عمرہ کے آداب کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی نے تحریر فرمایا: "(۱) جس کا قرض لیا ہو، یا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس کر دے، اگر پتا نہ چلے تو اُتنا مال فقیروں کو دے دے۔ (۲) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے، جیسے ماں، باپ، شَوہر، انہیں راضی کرے۔ (۳) اس سفر سے مقصود صرف اللہ و رسول ﷺ ہوں، رِیا، شُہرت اور فخر و غرور سے جُدا رہے۔ (۴) عورت کے ساتھ جب تک شَوہر، یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، سفر حرام ہے، اگر کرے گی تو حج ہو جائے گا، مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (۵) توشہ یعنی خرچ مالِ حلال سے لے، ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں!""[1]۔

عمرہ کے بنیادی اَفعال

عزیزانِ محترم! عمرہ بنیادی طَور پر چار ۴ اَفعال پر مشتمل ہوتا ہے: (۱) حُدودِ حرم کے باہر سے اِحرام باندھنا، (۲) طواف کرنا۔ یہ دونوں فرض ہیں، اگر ان

(۱) "بہارِ شریعت" حج کا بیان، آدابِ سفر و مقدّماتِ حج کا بیان، حصّہ ٦، ۱/۱۰۵۱۔

میں سے کوئی ایک بھی چھوٹ جائے، تو عمرہ باطل ہو جاتا ہے۔ (۳) صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا، (۴) حَلق یا قصر کرنا (یعنی سر کے بال منڈوانا، یا چوتھائی حصّہ تک کم کرنا)۔ یہ دونوں عمرہ کے واجبات میں سے ہیں، اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو بطورِ دَم ایک بکرا قربانی دینا پڑتا ہے۔

اِحرام کی نیّت اور ظاہری صفائی کا اہتمام

حضراتِ ذی وقار! عمرہ کی غرض سے اِحرام باندھنے اور اس کی نیّت کرنے سے قبل، جسم کی ظاہری صفائی کا خاص اہتمام کریں، نہا دھو کر اچھی طرح پاک صاف ہو جائیں، ناخن تراشیں، زیرِ ناف بال صاف کریں، اور کوئی اچھی سی خوشبو لگائیں۔ اس کے بعد مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک چادر بطورِ تہبند باندھ لیں، اور دوسری چادر کندھوں پر اوڑھ لیں، سر ننگا رکھیں۔ خواتین حسبِ معمول سلے ہوئے کپڑے پہنیں، سر ڈھانپیں، دستانے اور جُرابیں بھی پہن سکتی ہیں، البتہ چہرے پر چادر نہیں اوڑھ سکتیں۔ اس کے بعد اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو دو ۲ رکعت نماز نفل اِحرام کی نیّت سے ادا کریں، اور عمرہ کی نیّت کریں!۔

تلبیہ (لبیک) کہنا

میرے محترم بھائیو! عمرہ کی نیّت کرنے کے بعد تین ۳ بار تلبیہ (یعنی لبیک) کہیں، لبیک کے الفاظ یہ ہیں: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ»[1] "میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں"۔

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الحَجّ، باب التلبية ...إلخ، ر: ۲۸۱۱، صـ۴۸۹.

حدیث شریف میں "لبیک" کہنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا»[1] "جو مسلمان لبیک کہتا ہے، اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری سِرے تک، جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ہے وہ سب بھی لبیک کہتے ہیں"۔

لبیک کہنے کے بعد دعا کرنا

عزیزانِ مَن! لبیک کہنے کے بعد دعا کرنا سنّت ہے، حضرت سیّدنا خُزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ، سَأَلَ اللهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ، وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ»[2] "نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لبیک سے فارغ ہوتے، تو اللہ تعالی سے اُس کی رضا اور جنّت کا سوال کرتے، اور اس کی رحمت کے ساتھ دوزخ سے پناہ مانگا کرتے"۔

میرے محترم بھائیو! سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعی جنّتی ہیں، مگر یہ سب دعائیں تعلیمِ اُمّت کے لیے ہیں؛ تاکہ ہم دعا کرنے کا کوئی موقع ضائع نہ کریں، اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت سمجھ کر دعا کر لیا کریں۔ یاد رکھیے! بندۂ مؤمن جب تک حرام وناجائز کام یا گناہ کی دعا نہ کرے، خشوع، خضوع اور اِخلاص سے کی ہوئی اس کی ہر دعا قبول ہوتی رہتی ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَزَالُ

---

(۱) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، ر: ۸۲۸، صـ۲۰۶.

(۲) "مُسند الشافعي" ومن كتاب المناسك، صـ۱۲۳.

«يُستَجابُ لِلعَبْد مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رحِمٍ، مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ» "جب تک بندہ گناہ یا قطعِ رِحم کی دعا نہ کرے، اور قبولیت میں جلد بازی نہ کرے، اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے" عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ! جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ! فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذلِكَ، وَيَدَعُ الدُّعَاءَ»[1] "یہ کہ بندہ کہے: میں نے بہت دعا کی، مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی، پھر بالآخر نا امید ہو کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے"۔

اِحرام کی پابندیوں کا لحاظ اور ذکر ودُرود کی کثرت

اِحرام کی نیّت کے بعد اِحرام کی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں، لہذا ایسا کوئی کام نہ کریں جس کی حالتِ اِحرام میں محرِم کو اجازت نہیں، دَورانِ سفر اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر ودُرود اور تلبیہ (لبیک) پڑھنے میں گزاریں، اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے نَدامت کے آنسو بہائیں!۔

مسجدِ حرام میں "باب السلام" سے داخلہ

جانِ برادر! مکّہ مکرّمہ پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ پہلے ہوٹل کے کمرے میں پہنچائیں، اور تازہ وضو کر کے تلبیہ (لبیک) پڑھتے اور نگاہیں نیچی کیے "باب السلام" سے مسجدِ حرام میں داخل ہوں، اور کعبۃ اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا کریں؛ کہ اس وقت مانگی ہوئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

طوافِ عمرہ کی نیّت

عزیزانِ مَن! دعا سے فراغت پانے کے بعد لبیک کہتے ہوئے حجرِ اسوَد کے

---

(١) "صحیح مسلم" كتابُ الذكر والدعاء، ر: ٦٩٣٦، صـ١١٨٦.

بالکل سامنے آکر طوافِ عمرہ کی نیّت کریں، یہ طواف، عمرہ میں فرض ہے۔ طواف شروع کرنے سے قبل مرد اِضطباع کرلیں، یعنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر، اُس کے دونوں پلّے اُلٹے کندھے پر اس طرح ڈال لیں کہ سیدھا کندھا کُھلا رہے[1]۔

اِستِلام (حجرِاسوَد کو بوسہ دینا یا اشارے سے چُومنا)

حضراتِ ذی وقار! طواف کی نیّت کے بعد فرش پر موجود سبز لائٹ کے مقابل آئیں، اور حجرِ اَسود کے عین سامنے کھڑے ہو کر کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں، کہ آپ کی ہتھیلیاں حجرِاَسود کی طرف رہیں، اگر اِزدحام (بھیڑ) زیادہ نہ ہو تو حجرِ اَسود کو بوسہ دیں، ورنہ دُور سے ہاتھوں کے اشارے سے ہی بوسہ دے لیں۔ اس کے بعد وہیں کھڑے کھڑے اپنا رُخ اس طرح تبدیل کریں کہ بیت اللہ شریف آپ کے بائیں طرف ہو۔

مرد حضرات طواف کے پہلے تین ۳ چکر اَکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے آگے بڑھیں، اس عمل کو رَمَل کہتے ہیں، عورتیں رَمَل نہیں بلکہ عام رفتار اور سکون سے طواف کریں، یونہی چلتے چلتے جب آپ دوبارہ سبز لائٹ کے مقابل پہنچیں گے تو طواف کا ایک چکر مکمل ہو گا، ہر چکر میں حجرِ اَسود اور رکنِ یمانی کا اِستِلام مستحب ہے، تین چکر مکمل کرنے کے بعد رَمَل (یعنی اَکڑ کر چلنا) موقوف کر دیں، پھر باقی چار ۴ چکر اپنی عام رفتار وانداز سے مکمل کریں۔

ہر چکر کی دعا کریں، اگر وہ یاد نہ ہو تو دُرود شریف پڑھ لیں۔ طواف کے سات ۷ چکر پورے ہونے کے بعد ایک بار پھر اِستِلام (یعنی حجرِ اَسود کو بوسہ دے

---

(۱) "بہارِ شریعت" طواف وسعی صفا ومروہ وعمرہ کا بیان، حصّہ ۶، ۱/۱۰۹۶۔

کر، یا ہاتھ کے اشارے سے چُوم کر) طواف مکمل کریں اور چادر سے سیدھا کندھا بھی ڈھانپ لیں۔ اس کے بعد "مقامِ ابراہیم" یا جہاں آسانی سے جگہ مل سکے، دو ۲ رکعت نماز واجب ادا کریں اور دعا مانگیں!۔

مقامِ ملتزم پر حاضری

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کعبۃ اللہ شریف کے دروازہ اور حجرِ اَسود کے درمیانی حصّے کو ملتزَم کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے، البتہ یہاں کی حاضری مستحب ہے۔ مقامِ ملتزَم کی حاضری کے بعد بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے، کھڑے ہو کر زم زم شریف پیئں، اور اللہ تعالی سے علمِ نافع، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شِفا کی دعا مانگیں!۔

صفا و مَروہ کی سعی

میرے محترم بھائیو! تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد، صفا و مَروہ کی سعی کے لیے پہلے حجرِ اَسود پر آئیں، اور حسبِ سابق اِستِلام (یعنی حجرِ اَسود کو بوسہ دینے، یا ہاتھ کے اشارے سے چُومنے) کے بعد بابِ صفا کی جانب روانہ ہوں، دل میں سعی کی نیّت کریں، اور یہ دعا کریں کہ اے ربّ العالمین! میں صفا و مَروہ کے درمیان صرف تیری رِضا و خوشنودی کی خاطر چکر لگا رہا ہوں، لہٰذا اِسے میرے لیے آسان فرما دے، اور اسے اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول بخش دے۔ واضح رہے کہ صفا سے مَروہ تک ایک چکر، اور مَروہ سے صفا تک واپس آنے پر دوسرا چکر مکمل ہوگا، اِس طرح ساتواں اور آخری چکر مَروہ پر آ کر ختم ہوتا ہے۔

حَلق یا تقصیر کروانا

جانِ برادر! صفا و مَروہ کی سعی کے بعد مسجدِ حرام (کعبۃ اللہ شریف) سے باہر آکر، حدودِ حرم میں ہی سر کے سارے بال منڈوانے، یا چَوتھائی حصّہ تک کم کرنے

کو حَلق یا تقصیر کہتے ہیں، یہ عمل عمرہ کے واجبات میں سے ہے، حلق یا تقصیر کے بعد آپ کا عمرہ مکمل اور اِحرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری

حضراتِ گرامی قدر! حج وعمرہ کی سعادت پانے کے بعد ہر حاجی اور معتمر (عمرہ کرنے والے) کو چاہیے، کہ مدینہ منوّرہ جاکر بارگاہِ رسالت میں حاضری دے؛ کہ اس سعادت سے محرومی، تقاضۂ محبتِ رسول کے مُنافی اور بے وفائی ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَزُرْنِيْ، فَقَدْ جَفَانِيْ»[1] "جو حج (یا عمرہ) کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو، اُس نے مجھ سے بے وفائی کی"۔

جس شخص نے قدرت کے باوُجود بارگاہِ رسالت کی حاضری میں سُستی یا کاہلی برتی، حضور نبئ کریم ﷺ نے اس سے اظہارِ ناراضگی فرمایا، حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي لَهُ سعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِيْ، فَلَيْسَ لَهُ عُذْرٌ!»[2] "میرا جو اُمّتی باوصفِ قدرت میری زیارت کو حاضر نہ ہو، اس کے لیے کوئی عُذر نہیں!"۔

دربارِ رسالت کے آداب کی پاسداری

حضراتِ ذی وقار! جو خوش بخت لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضری کی سعادت سے مشرّف ہوں، انہیں چاہیے کہ دربارِ رسالت کے آداب کو خوب خوب پیشِ نظر رکھیں، ورنہ ادنیٰ بے ادبی کے باعث حج وعمرہ سمیت تمام نیک اعمال اَکارت ہونے کا اندیشہ ہے!۔

---

(١) "الكامل في ضعفاء الرجال" تحت ر: ١٩٥٦- النعمان بن شبل، ٨/ ٢٤٨.
(٢) "إتحاف الزائر وإطراف المقيم للسّائر" فصل ويتعلّق بالزيارة، صـ٢٨.

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے آدابِ زیارت میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ "خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو؛ کہ خلافِ ادب ہے، بلکہ چار ۴ ہاتھ کے فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ! یہ اُن کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بُلایا، اور اپنے مُواجہہ اقدس میں جگہ بخشی! ان کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اَب خصوصیت اور اِس درجہ قُرب کے ساتھ ہے"[1] ع

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو![2]

عمرہ کے چند شرعی مسائل

حضراتِ محترم! عمرہ کے متعدِّد شرعی مسائل ہیں، جن میں سے چند اہم مسائل حسبِ ذیل ہیں:

(۱) جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں، اُن کے اِحرام کی جگہ حِل یعنی بیرونِ حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں اِحرام باندھیں، اور بہتر یہ کہ گھر سے اِحرام باندھیں، اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں، تو بغیر احرام مکہ معظّمہ جا سکتے ہیں[3]۔

(۲) حرم کے رہنے والے لوگ حج کا اِحرام حرم سے باندھیں، اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں اِحرام باندھیں، اور عمرہ کا بیرونِ حرم سے، اور بہتر یہ کہ (مقامِ) تنعیم سے ہو[4]۔

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الحج، باب الجنایات، رسالہ "انور البشارۃ" ۸/۶۰۲۔

(۲) "حدائقِ بخشش" "غزل کہ دربارہ عزم سفر اطہر مدینہ منوّرہ اَز مکہ معظّمہ بعد حج... الخ، ص۱۲۷۔

(۳) "بہارِ شریعت" میقات کا بیان، حصّہ ۶، ۱/۱۰۶۸۔

(۴) ایضاً۔

(۳) طوافِ عمرہ، عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے[1]۔

(۴) عمرہ ادا کرنے والا اگر بیرونِ مکّہ سے آئے، تو اسے براہِ راست مکّہ مکرّمہ آکر طواف کرنا چاہیے، اور اگر مکّہ شریف کا رہنے والا ہو، تو اسے چاہیے کہ حدودِ حرم سے باہر جائے، اور وہاں سے طوافِ کعبہ کا اِحرام باندھ کر آئے[2]۔

(۵) میقات کے باہر سے جو شخص آیا، اور بغیر احرام مکّہ معظّمہ کو گیا، تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا، مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا، پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں اِحرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے، اور میقات کو واپس جاکر اِحرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط ہو گیا، اور مکّہ معظّمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا، اس کا اِحرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہو گیا[3]۔

(۶) حج یا عمرہ کا ارادہ ہے، اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا، تو اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو، وہیں سے اِحرام باندھ لے اور دَم دے، اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے۔ پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دَم ساقط ہو گیا[4]۔

(۷) حج و عمرہ دونوں کا اِحرام ایک ساتھ باندھے، یا پہلے عمرہ کا اِحرام باندھا تھا، اور ابھی طواف کے چار ۴ پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کر لیا، یا پہلے حج کا اِحرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عُمرہ بھی شامل کر لیا، خواہ طوافِ قُدوم سے پہلے عمرہ

---

(۱) "رفیق الحرمین" یاد رکھنے کی پچپن ۵۵ اِصطلاحات، ص۵۹۔

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۲، البقرہ، زیرِ آیت: ۱۵۸، ص۵۲۔

(۳) "بہارِ شریعت" جُرم اور اُن کے کفّارے کا بیان، بغیر احرام میقات سے گزرنا، حصّہ ۶، ۱/۱۱۹۱۔

(۴) ایضاً، ص۱۱۹۲۔

شامل کیا یا بعد میں۔ طوافِ قُدوم سے پہلے اِساءت (بُرا) ہے؛ کہ خلافِ سنّت ہے مگر دَم واجب نہیں، اور طوافِ قُدوم کے بعد شامل کیا تو دم واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دَم دے اور عمرہ کی قضا کرے، اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دَم دینا واجب ہے[1]۔

(۸) عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا، صرف حَلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا اِحرام باندھا، تو دَم واجب ہے اور گنہگار ہوا[2]۔

(۹) سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دَوڑنا) واجب ہے، حدیثِ پاک سے ثابت ہے کہ سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس پر مُداوَمت (ہمیشگی) اختیار فرمائی ہے، اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے[3]۔

(۱۰) صفا و مَروہ کے درمیان سعی، حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے[4]۔

(۱۱) عمرہ کی سعی میں اِحرام واجب ہے، یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہوگئی، مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہٰذا دَم واجب ہے[5]۔

(۱۲) سعی کی حالت میں فُضول و بے کار باتیں سخت نازیبا ہیں؛ کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہیے، نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہو! واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعالِ طواف و سعی کا نام ہے[6]۔

---

(۱) ایضاً، قران کا بیان، ص۱۱۵۴۔

(۲) ایضاً، جُرم اور اُن کے کفّارے کا بیان، اِحرام ہوتے ہوئے دوسرا اِحرام باندھنا، ص۱۱۹۳۔

(۳) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۲، البقرہ، زیرِ آیت: ۱۵۸، ص۵۲۔

(۴) ایضاً۔

(۵) "بہارِ شریعت" "طواف و سعی صفا و مَروہ کا بیان (صفا و مَروہ کی سعی)، حصّہ ۶، ۱/۱۱۰۹۔

(۶) ایضاً، ایک ضروری نصیحت، ص۱۱۱۱۔

(۱۳) معتمر یعنی نِرا عمرہ کرنے والا شروع طوافِ کعبہ معظّمہ سے، سنگِ اَسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں، اور طواف وسعی مذکور کے بعد حَلق کریں، یعنی سارا سر مونڈا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں، اور اِحرام سے باہر آئیں [۱]۔

(۱۴) عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے، وہ صرف ایک پَورے برابر بال کتروا لیں، اور مَردوں کو اختیار ہے کہ حَلق کریں یا تقصیر، اور بہتر حَلق ہے؛ کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوَداع میں حَلق کرایا [۲]۔

(۱۵) عمرہ کا حَلق بھی حرم ہی میں ہونا ضرور ہے، اس کا حَلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دَم ہے، مگر اس میں وقت کی شرط نہیں [۳]۔

(۱۶) جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر طوافِ رخصت واجب نہیں [۴]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دنیا بھر سے لاکھوں زائرین اور عاشقانِ رسول، ہر سال حج وعمرہ کی غرض سے حرمین شریفین حاضر ہوتے، اور حج وعمرہ کا شرف پاتے ہیں، لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دینی مُعاملات میں ہماری عدم توجّہ اور عدم دلچسپی کے باعث، عازمینِ حج وعمرہ کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور دَورانِ حج وعمرہ انہیں بڑی دِقّت اور مشکل پیش آتی ہے، لہذا ہر وہ مسلمان جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ حج وعمرہ کے تمام اَحکام سے آگاہی حاصل کرے۔

---

(۱) ایضًا۔

(۲) ایضًا (سر منڈانا یا بال کتروانا)۔

(۳) ایضًا، جُرم اور اُن کے کفّارے کا بیان، قربانی اور حَلق میں غلطی، ص۱۱۷۹۔

(۴) ایضًا، طواف وسعی صفا ومَروہ کا بیان (طوافِ رخصت)، حصّہ ۶، ۱/ ۱۱۵۱۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حج و عمرہ کی سعادت عطا فرما، بارگاہِ اقدس ﷺ کی باادب حاضری نصیب فرما، تمام فرائض وواجبات کو بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطافرما، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، اور شہرت، ناموَری اور دِکھلاوے کے مرض سے نجات عطافرما۔

اے اللہ! اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطافرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے

بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہماراسینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کوآزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.